9022 ـ وحشی جانوروں کی کھال پہننا اور اس پر بیٹھنا

سوال

امام بخاری رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ ٹائگر وغیرہ کی کھال کے مشابہ لباس نہیں پہننا چاہیے، مجھے اس مسئلہ کا علم نہیں تھا میرے پاس اس طرح کا لباس ہے، اب میری نیت ہے کہ میں دوبارہ اس طرح کا لباس نہیں خریدونگا، تو کیا میں گھر میں یہ لباس استعمال کر سکتا ہوں، یا کہ گھر میں بھی یہ لباس پہننا حرام ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

لگتا ہے سائل امام بخاری کی درج ذیل حدیث کی طرف اشارہ کر رہا ہے:

براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میاثر سے منع فرمایا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5175).

المیاثر: یہ ایک قسم کی چٹائی اور بچھونا ہے جو گھوڑے کی کاٹھی پر رکھتے تھے، اور اسے ریشم سے تیار کیا جاتا تھا، اور بعض علماء کرام نے اس کی شرح کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ وحشی جانوروں کی کھال سے بنائی جاتی تھی.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اس کی توجیہ اس وقت ممکن ہے جب یہ بچھونا کھال سے بنا کر اس میں کچھ بھرا جائے " اھـ

دیکھیں: فتح الباری (10 / 293).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے وحشی جانوروں کی کھال کا لباس پہننے اور اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے.

مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وحشی جانوروں کی کھال کا لباس پہننے اور اس پر سوار ہونے سے منع

کرتے ہوئے سنا "

سنن ابو داود حدیث نمبر (4131) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود حدیث نمبر (3479) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور ترمذی اور نسائی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ:

" نبي كريم صلی اللہ علیہ وسلم نے وحشی جانوروں کی کھالوں کو بچھانے سے منع فرمایا "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1771) سنن نسائی حدیث نمبر (4253) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی حدیث نمبر (1450) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹائگر پر سوار ہونے سے منع فرمایا "

یعنی ٹائگر کی کھال پر بیٹھنے سے.

سنن ابو داود حدیث نمبر (4239) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ابو داود حدیث نمبر (3566) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس قافلہ میں ٹائگر کی کھال ہو اس کے ساتھ فرشتے نہیں ہوتے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (4130) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود حدیث نمبر (3478) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

تحفة الاحوذی میں شیخ مبارکپوری کہتے ہیں:

یہ احادیث اس پر دلالت کرتی ہیں کہ وحشی جانوروں کی کھالوں سے فائدہ حاصل کرنا جائز نہیں ہے " اھـ

اس میں حکمت یہ ہے کہ:

ایسا کرنے میں تکبر اور نخوت پیدا ہوتی ہے، اور اس لیے بھی کہ اس میں جابر لوگوں کے ساتھ مشابہت ہوتی ہے، اور اس لیے کہ یہ اسراف اور فضول خرچ لوگوں کا لباس ہے.

دیكھیں: تحفۃ الاحوذی اور ابن ماجہ كا حاشیۃ السندی.

اس میں ایك اور علت كا اضافہ كیا جاتا ہے كہ: یہ نجس ہے، كیونكہ دباغت تو صرف اس جانور كی كھال كو پاك كرتی ہے جس كا گوشت كھایا جاتا ہے، لیكن جس كا گوشت كھانا حلال نہیں اس كی كھال دباغت سے پاك نہیں ہوتی، امام اوزاعی اور عبد اللہ بن مبارك اور اسحاق بن راھویہ كا مسلك یہ ہے، اور امام احمد سے بھی ایك روایت ملتی ہے.

دیكھیں: شرح صحیح مسلم للنووی (4 / 54) اور الفروع ابن مفلح (1 / 102).

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے بھی اپنے ایك قول میں اسے اختیار كیا ہے.

دیكھیں: مجموع الفتاوی ابن تیمیہ (21 / 95).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے بھی یہی اختیار كیا ہے.

دیكھیں: الشرح الممتع (1 74).

عون المعبود میں ہے:

اس حدیث میں یہ بیان ہوا ہے كہ: ٹائگر كی كھال اتار كر ركھنا اور اسے سفر میں اپنے ساتھ لے جانا اور اپنے گھروں میں ركھنا مكروہ ہے كیونكہ جس قافلہ میں ٹائگر كی كھال ہو اس میں فرشتے نہیں ہوتے اس بات كی دلیل ہے كہ فرشتے اس جماعت اور اس گھر میں نہیں جاتے جہاں یہ كھال ہو، اور یہ اس كے ناجائز ہونے كی بنا پر ہی ہو سكتا ہے، كہ اس كا استعمال جائز نہیں، جس طرح احادیث میں یہ وارد ہے كہ جس گھر میں تصویر ہو وہاں فرشتے داخل نہیں ہوتے، اور اسے تصویر كی حرمت اور اسے گھروں میں ركھنے كی حرمت كی دلیل بنایا گیا ہے. اھـ

یہ تو اس صورت میں ہے جس سوال میں مذكور لباس طبعی اور اصلی كھال سے بنا ہو، جو حقیقی كھال ہوتی ہیں، لیكن اگر وہ مصنوعی كھال كا لباس ہو، یا پھر وحشی جانوروں كی كھال كے مشابہ رنگ ہو تو پھر مسلمان شخص كو اس سے اجتناب كرنا چاہیے، تا كہ حقیقت سے لاعلم شخص اسے یہ تہمت نہ لگائے كہ اس نے وہ كھال كا لباس پہن ركھا ہے جسے پہننا حرام ہے.

واللہ اعلم .